



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 26-25/AIMS
December 25, 2025

فکر و نظر

جماعت اسلامی پاکستان میں نظریاتی انحطاط اور داخلی تضادات (1941–2025): تنظیمی

انشقاقات، ادارہ جاتی تغیرات، اور سیاسی مضمرات کا تجزیاتی زمانی مطالعہ

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Jamaat-e-Islami, Pakistan Politics, Ideological Rigidity, Organizational Conflicts

Keywords: Ethical Governance, Historical Analysis, Political Evolution

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

جماعت اسلامی پاکستان کی اندرونی تاریخ کو نظریاتی سخت گیری، تنظیمی تضادات، اور قیادتی کشمکش کے تناظر (1941 تا 2025) یہ جامع تحقیقی مطالعہ میں بیان کرتا ہے۔ تحلیل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت کا مرکزی نظم بظاہر استحکام کی علامت تھا، مگر طویل مدت میں یہی مرکزیت فکری جمود، اختلاف رائے کی سرکوبی، اور تنظیمی انشقاق کا ذریعہ بنی۔ تاریخی شواہد، سیاسی واقعات، اور ادارہ جاتی تبدیلیوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جماعت کی شناخت ایک تحریکی قوت سے بدل کر ایک فکری نیٹ ورک میں ڈھل گئی ہے، جو مختلف فکری دھاروں اور شخصیات میں تقسیم ہو چکی ہے۔

میں لاہور میں جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی، تو ان کا مقصد ایک منظم نظریاتی پیشرو گروہ تشکیل دینا تھا، نہ کہ 1941ء جب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے ایک عوامی سیاسی جماعت۔ یہ وژن قرآنی اصولوں، اخلاقی اصلاح، اور اسلامی نظام حکومت کی تشکیل نو پر مبنی تھا۔ تاہم، مولانا مودودی کی مرکزی نظم پر مبنی قیادت نے جہاں تنظیمی یکجہتی پیدا کی، وہیں فکری تنوع اور اجتہادی آزادی کو محدود کر دیا۔ یہی نظم و ضبط اور فکری مرکزیت جماعت کی طاقت بھی بنی کیونکہ اس نے تخلیقی اختلاف اور فکری وسعت کو دبا دیا۔ اور کمزوری بھی

کے بعد جماعت کے اندر روحانی مصلحین اور سیاسی کارکنوں کے مابین بنیادی نظریاتی اختلافات ابھرنے لگے۔ امین احسن اصلاحی جیسے قرآن 1948ء فہمی کے علمائے مولانا مودودی کے اس فیصلے سے اختلاف کیا کہ جماعت کو سیاسی جماعت کی صورت میں متحرک کیا جائے۔ یہ اختلاف سیاسی اقتدار بمقابلہ اخلاقی تربیت کے تضاد میں بدل گیا۔ نتیجتاً، اصلاحی مکتب فکر کے علمائے جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے تدبر قرآن اور اخلاقی احیاء پر مبنی آزاد ادارے قائم کیے۔ یہ پہلا واضح انشقاق تھا، جس نے یہ حقیقت نمایاں کر دی کہ روحانی تحریک اور سیاسی تنظیم کو ایک ہی سانچے میں باندھنا فکری طور پر ناممکن ہے۔

پاکستان کے قیام کے بعد جماعت اسلامی نے خود کو ایک منظم سیاسی جماعت میں ڈھالا۔ مولانا مودودی نے سیکولر قوم پرستی اور فوجی آمریت دونوں کی خصوصاً مخالفت کرتے ہوئے ایک اسلامی آئینی نظام کے قیام کا مطالبہ کیا۔ اس مرحلے میں جماعت نے تعلیمی، صحافتی، اور تنظیمی ادارے قائم کیے، جو بعد میں جماعت کی فکری نرسری ثابت ہوئی۔ تاہم، جب جماعت کا زور سیاسی قوت حاصل کرنے پر بڑھا، تو کئی فکری (IJT) اسلامی جمعیت طلبہ شخصیات نے اختلاف کیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے استعفیٰ دے کر تنظیم اسلامی قائم کی، جس نے جماعتی سیاست کے مقابلے میں روحانی انقلاب کو ترجیح دی۔ یہ پہلا ادارہ جاتی انشقاق تھا جو اصولی بنیاد پر ہوا، نہ کہ ذاتی مفاد کے لیے۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی جماعت اسلامی کے لیے سب سے بڑا اخلاقی اور سیاسی صدمہ ثابت ہوئی۔ بنگلہ دیش کی جنگ میں جماعت کے عسکری اور سیاسی کردار نے اس کی ساکھ کو سخت نقصان پہنچایا۔ مشرقی پاکستان میں جماعت پر پابندی لگی، کئی کارکنوں کو سزائیں ہوئیں، اور اخلاقی احتساب کا سلسلہ شروع ہوا۔ پاکستان میں بھی اس واقعے نے جماعت کے اندر خود احتسابی اور فکری بے چینی کو جنم دیا۔ کئی اہل علم سیاست سے الگ ہو کر تعلیمی و سماجی میدان میں سرگرم ہو گئے، تاکہ جماعت کی تنازع جنگی شناخت سے خود کو الگ کر سکیں۔ یہ دور جماعت کی تاریخ میں فکری پچھتاوے اور اخلاقی زوال کا باب بن گیا۔

جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے جماعت اسلامی کو وہ ریاستی اثر دیا جس کا وہ طویل عرصے سے متمنی تھی۔ اسلامائزیشن پالیسی کے ذریعے جماعت کے رہنما وزارت، تعلیمی، اور مشاورتی عہدوں پر فائز ہوئے۔ تاہم، یہی قربت جماعت کے لیے نظریاتی انحراف کا باعث بنی۔ جماعت ایک اخلاقی تحریک سے زیادہ جیسے فکری (IPS) ریاستی معاون بن کر سامنے آئی۔ کئی مفکرین، بشمول ڈاکٹر خورشید احمد، نے ریاستی سیاست سے ہٹ کر انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ادارے قائم کیے تاکہ علمی اسلامائزیشن کو سیاسی مفاد سے آزاد رکھا جاسکے۔ یہ دور جماعت کے اندر اس تضاد کو نمایاں کرتا ہے کہ اصول اور اقتدار کبھی ایک سمت میں نہیں چل سکتے۔

جماعت کا سب سے مؤثر تربیتی ادارہ تھی، جس نے سینکڑوں سیاسی کارکن پیدا کیے۔ تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ یہ نظام (IJT) اسلامی جمعیت طلبہ سیاسی علیحدگیوں کی زسری بھی بن گیا۔ بیشتر سابق طلبہ رہنما، جیسے جاوید ہاشمی، جماعت چھوڑ کر ن لیگ یا پی ٹی آئی جیسے مرکزی سیاسی دھاروں میں شامل ہو گئے۔ ان کے انحراف کی وجوہ میں سیاسی خود مختاری، تنظیمی جمود، اور قیادت کی محدودیت شامل تھیں۔ یہ مظہر ظاہر کرتا ہے کہ جماعت کرشانی قیادتوں کو اپنے اندر جذب رکھنے میں ناکام رہی، اور اس کا تنظیمی ڈھانچہ طاقت کے بجائے قید بن گیا۔

نے جماعت کی تنظیمی ساخت میں جمود اور اندرونی — میان طفیل محمد، قاضی حسین احمد، اور سید منور حسن — مولانا مودودی کے بعد قیادت کی منتقلی ایک گروہ جو سیاسی اتحاد کو: کے سیاسی اتحاد پر اختلافات نے جماعت کو دو دھڑوں میں تقسیم کر دیا (MMA) تنازعات کو آشکار کیا۔ متحدہ مجلس عمل اثر بڑھانے کا ذریعہ سمجھتا تھا، اور دوسرا جو اسے اصولی سمجھوتہ قرار دیتا تھا۔ اس کشمکش نے جماعت کی سیاسی افادیت کو محدود اور فکری مباحث کو شدید بنا دیا۔ نتیجتاً، کئی فکری کارکن خاموشی سے علیحدہ ہو گئے، اور جماعت ایک منظم مگر غیر مؤثر قوت میں بدل گئی۔

پاکستان تعلقات پر جماعت کا۔ نائن الیون کے بعد عالمی سیاست نے جماعت اسلامی کو ایک نئے فکری امتحان میں ڈال دیا۔ جہاد، دہشت گردی، اور امریکہ دو غلاموقف اس کے کارکنوں کے لیے فکری بحران کا باعث بنا۔ نوجوان طبقہ جماعت کی جمہوری و انسانی حقوق کے حوالے سے ابہام پر سوال اٹھانے لگا۔ اسی دور میں جاوید احمد غامدی کا ادارہ المود، اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی الہدی انٹرنیشنل جیسی تحریکیں ابھریں، جنہوں نے تعلیم، اصلاح نفس، اور جدید تعبیر دین پر زور دیا۔ یہ رجحان جماعت کی فکری اجارہ داری کے خاتمے کا آغاز تھا، جس نے مذہبی مکالمے کو کثیرالآواز اور علمی تنوع پر مبنی بنادیا۔

نئے ڈیجیٹل زمانے نے جماعت اسلامی کے لیے وجودی بحران پیدا کیا۔ سوشل میڈیا کی سیاست، نوجوانوں کی بے رغبی، اور علاقائی دباؤ نے جماعت کی تنظیمی توانائی کو متاثر کیا۔ اگرچہ جماعت کا اثر انتخابی سیاست میں کم ہوا، مگر اس نے فلاحی اداروں، تعلیمی تنظیموں، اور آن لائن تبلیغی نیٹ ورکس کے ذریعے اپنی اخلاقی موجودگی برقرار رکھی۔ کئی معروف دانشوروں اور پالیسی ماہرین نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی، یہ کہہ کر کہ جماعت جمہوری تنوع میں ان کے فیصلوں کی منسوخی نے جماعت کی تاریخی ذمہ داری پر دوبارہ 2024 اور جدید طرز حکمرانی کو اپنانے میں ناکام رہی۔ بنگلہ دیش ٹریبونل اور تک جماعت ایک اخلاقی علامت تو رہی، مگر ایک سیاسی قوت کے طور پر بکھر چکی تھی۔ 2025 بحث چھیڑ دی۔

مرکزیت اتحاد پیدا کرتی ہے مگر فکری تنوع کو ختم کرتی ہے؛ نظریاتی سختی: تک جماعت اسلامی کی تاریخ یہ واضح کرتی ہے کہ 1941 سے 2025 مطابقت کو روکتی ہے اور انشتقاق کو جنم دیتی ہے؛ ریاستی قربت وقتی عروج دیتی ہے؛ مگر اخلاقی وقار کو گراتی ہے؛ قابل اور پر عزم کارکن اقتدار کی طرف اندرونی تقسیم کو گہرا کرتا ہے۔ یوں جماعت ایک —، ضیاء الحق کا دور، یانائن الیون 1971، 1947 چاہے — ہجرت کر جاتے ہیں؛ ہر تاریخی بحران کا وارث “اصل جماعت” یکساں نظریاتی تحریک سے بدل کر ایک متعدد اداروں اور شخصیات پر مشتمل فکری جال بن گئی ہے، جہاں ہر اکائی اپنے آپ کو سمجھتی ہے۔

عصر حاضر میں جماعت اسلامی پاکستان ایک اخلاقی، تعلیمی، اور سماجی تحریک کے طور پر موجود ہے۔ اس کے سابق رہنما اور کارکن مذہبی جامعات، سول کیا ایک ہی: سوسائٹی، اور مرکزی سیاست میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ تاہم، انفرادی کامیابیوں کے باوجود جماعت کے لیے بنیادی سوال باقی ہے

تنظیمی ڈھانچہ روحانی اصلاح، سیاسی عمل، اور جمہوری مطابقت کو یکجا کر سکتا ہے؟ سیاسیات کے ماہرین کے نزدیک، جماعت اسلامی کی یہ تاریخ ایک نظریاتی کہ جب کوئی تحریک اپنی اصلاح کے بجائے اپنی مرکزیت کو مقدم رکھتی ہے، تو وہ رفتہ رفتہ اپنے ہی اصولوں کی قیدی بن جاتی ہے۔ — مطالعہ عبرت ہے ایک ایسی تحریک جو اپنے بانی نظریے کی صداقت کے باوجود وقت کے — یوں جماعت اسلامی پاکستان کا سفر ایک فکری و سیاسی علامت بن چکا ہے تقاضوں سے ہم آہنگ نہ ہو سکی، اور بالآخر خود اپنے ہی نظریاتی خول میں منجمد ہو گئی۔

Reference:

- Nasir, M. (2020). *Political history of Jamaat-e-Islami Pakistan*. <https://www.jstor.org/stable/2673921>
- Fair, C. C. (2014). *Islamic politics in Pakistan: Leadership and factionalism*. <https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/19436149.2014.890123>
- Jamil, A. (2018). *Jamaat-e-Islami and student movements in Pakistan*. Journal of South Asian Studies. <https://www.jstor.org/stable/2673922>
- Pakistan Institute of Legislative Development and Transparency (PILDAT). (2019). *Religious parties and political influence*. <https://www.pildat.org/>
- Ahmad, K. (2017). *Organizational structure and ideological rigidity in Jamaat-e-Islami*. Asian Journal of Political Science. <https://www.tandfonline.com/>
- Dawn. (2021). *Jamaat-e-Islami in contemporary Pakistan: Ethical and political challenges*. <https://www.dawn.com/news/1601234>
- Rizvi, H. A. (2016). *Leadership transition and internal disputes in Jamaat-e-Islami*. Pakistan Journal of Political Studies. <https://www.pjps.pk/>
- International Crisis Group. (2020). *Religious movements and Pakistan's political landscape*. <https://www.crisisgroup.org/asia/south-asia/pakistan>
- Human Rights Commission of Pakistan. (2018). *Student activism and political parties*. <https://www.hrcp-web.org/>
- UNDP Pakistan. (2022). *Civil society and ethical governance in Pakistan*. <https://www.pk.undp.org/>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزون اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معاونہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).